www.KitaboSunnat.com

علم وعمل کے روشن ستارے کا غروب

ڈاکٹر سہیل حسن

شیخ محمّد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: قربِ قیامت امت فتنوں میں گھر جائے گی، الفتن کاللیل المظلم الفتن تموج کموج البحر کہ فتنے سمندر کی لہروں کی طرح یلغار کریں گے اوراندھیری رات کی طرح پوری اُمت پہ چھا جائیں گے۔فتنوں اور مصائب کی شکلیں مختلف ہوں گی: کہیں مال کا فتنہ ہوگا، کہیں قتل وغارت کا فتنہ ہوگا لیکن ان تمام فتنوں کا سبب ایک بہت بڑا فتنہ ہوگا اور وہ ہوگا علم صحیح کا اُٹھ جانا......علم صحیح اس وقت اُٹھ جائے گا جب علماءِ حق دنیا سے ختم ہو جائیں گے۔علم صحیح اسلام کا مضبوط ترین قلعہ اوراس علم کے حامل علماء کا وجود اُمت کے لئے رحمت ہے۔ایک عالم کی موت پورے عالَم کی موت ہوتی ہے، پیغمبر ﷺ کا ارشاد ہے:

إن الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من العباد ولكن يقبض العلم بقبض العلماء حتى إذا لم يبق عالما اِتخذ الناس رؤوسا جهالا ، فسئلوا فأفتوا بغير علم فضلّوا وأضلوا (بخاری)

''اللہ بندوں کے سینوں سے علم نہیں کھینچے گا بلکہ علماء کی موت سے علم کو قبض فرمائے گا حتیٰ کہ کوئی عالم دنیا میں باقی نہیں رہے گا تب لوگ جہلاء کو اپنا سردار بنا لیں گے۔ان سے سوال کیا جائے گا، تو وہ علم کے بغیر فتویٰ دیں گے۔خود بھی گمراہ ہوں گے اورلوگوں کو بھی گمراہ کریں گے''۔

تھوڑے ہی عرصہ میں کتنے ہی علماءِ دارِفانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کر گئے ۔اُمت اسلامیہ ابھی شیخ الاسلام عبد العزیز ابن بازؒ اور محدث العصر علامہ شیخ محمد ناصر الدین البانی کی وفات کے غم سے نکلنے نہ پائی تھی کہ علم وتحقیق کا ایک اور آفتاب بھی غروب ہوگیا جس سے عالم اسلام اس وقت روشنی حاصل کر رہا تھا یعنی علامہ، محدث، مفسر، فقیہ، اُصولی، شیخ محمد بن صالح بن محمد العثیمین جو ۱۵/شوال ۱۴۲۱ھ بمطابق ۱۰/جنوری ۲۰۰۱ء کو جدہ میں راہ گیر عالم بقا ہوگئے ۔إنا لله وانا اليه راجعون!

مولد/مسکن

شیخ مرحوم ۱۳۴۷ھ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں قصیم کے شہر عنیزہ میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے علومِ شرعیہ کی تحصیل میں مصروف ہوگئے۔جس علاقہ میں آپ زیرتعلیم تھے وہ علمی تحریکوں کی آماجگاہ تھا اوراس علاقہ کی مساجد حتیٰ کہ گھر بھی علمی حلقوں اور فکری مباحثوں کی ایک چراگاہ تھے۔مرد تو مرد عورتیں بھی اس علمی تحریک میں شانہ بشانہ شریک تھیں جیسا کہ روضة الناضرين کے مصنف نے اس

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔

تعلیم وتربیت اور شیخ کے اساتذہ

شیخ نے صغرسنی میں ہی قرآنِ مجید حفظ کرلیا تھا اور اپنی ابتدائی تعلیم کا آغاز اپنے نانا شیخ عبدالرحمٰن سلیمان الدامغ سے کیا۔ اس کے بعد شیخ علامہ عبدالرحمٰن بن ناصر سعدیؒ کے حلقہ درس میں شامل ہوگئے جو ان کے پہلے باقاعدہ اُستاد تھے۔ ان سے توحید، تفسیر، سیرتِ نبویہ، حدیث، نحو وصرف، فقہ ووراثت، اُصولِ فقہ اور اصولِ حدیث کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ آپ نے اپنے اس استاذ سے بہت استفادہ کیا جو علم و عمل کا شاہکار، حسن اَخلاق کا پیکر، زہد وتقویٰ میں یکتا اور تواضع وفراخدلی میں بے مثل تھا۔ شیخ اپنے استاد کے طریقہ تدریس سے بہت متاثر تھے اور انہوں نے تدریس میں انہی کے نقش قدم کی پیروی کی۔

شیخ کی پروان ایک خالص علمی ماحول میں ہوئی۔ ہر چند کہ آپ کو بے شمار شیوخ سے شرفِ تلمذ حاصل ہوا، مگر جس استاذ کا آپ کی زندگی پر گہرا اثر تھا وہ عنیزہ کے یہی ممتاز عالم شیخ عبدالرحمٰن سعدیؒ تھے۔ شیخ عہدِ طفولت سے لے کر ایک طویل عرصہ ان کے زیر تربیت رہے۔ عظیم استاد نے اپنی کمالِ فراست سے ہونہار شاگرد میں نبوغت (مہارت) اور قابلیت کے آثار دیکھ لئے تھے چنانچہ جب شیخ کے والد نے عنیزہ سے ریاض منتقل ہونے کا فیصلہ کیا تو شیخ سعدیؒ نے اپنے ہونہار شاگرد محمد بن صالح العثیمین کو اپنے حلقہ درس سے جدا کرنے سے انکار کردیا اور ان کے والد سے کہا کہ محمد کو چھوڑ جایئے، وہ ہمارے پاس علم سیکھیگا۔ آپؒ نے شیخ سعدیؒ کی زندگی کے دوران ہی عنیزہ کے معہد علمی میں داخلہ لیا اور وہاں کی تعلیم دو سال میں مکمل کرلی۔ اس کے بعد کلیة الشریعة میں داخل ہوئے، ۱۳۷۷ھ میں آپ وہاں سے فارغ ہوئے۔ اس کے ساتھ ساتھ شیخ سعدی سے بھی تحصیل علم کا سلسلہ جاری رہا حتیٰ کہ ان کا یہ عظیم استاذ عالم آخرت کو سدھار گیا۔

شیخ سعدیؒ کے علاوہ ایک عظیم المرتبت شخصیت اور بھی تھی جن کا شیخ کی زندگی پر خاصا اثر تھا، وہ عظیم شخصیت سماحة الشیخ عبد العزیزبن عبد اللہ بن بازرحمتہ اللہ علیہ کی تھی جن سے شیخ بہت متاثر تھے جیسا کہ شیخ محمد بن صالح العثیمین نے اپنے بارے میں حدیث میں دلچسپی اور وابستگی کے ضمن میں خود ذکر کیا ہے۔ آپ نے ان سے صحیح بخاری اور علامہ ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ کی بعض کتب پڑھیں۔

آپ کے دیگر اساتذہ میں شیخ علی بن احمد صالحی، شیخ محمد بن عبدالعزیز مطوع، علامہ کبیر شیخ محمد الامین بن محمد المختار شنقیطی (مؤلف اَضواء البیان) اور شیخ عبدالرحمٰن بن علی بن عودان رحمہم اللہ شامل ہیں۔

شیخ کی علمی خدمات

شیخ مرحوم اپنے استاذ شیخ سعدی کی وفات کے بعد ان کی جگہ پر جامع مسجد عنیزہ میں اِمامت

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وخطابت کے منصب پر فائز ہوئے۔ جامع مسجد عنیزہ کے ساتھ تدریسی حلقہ قائم کیا۔ جامعہ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ میں بھی تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ھیئة کبار العلماء (سینئر علماء بورڈ) کے بھی مؤثر رکن رہے۔

شیخ ابن عثیمین ۱۳۷۱ھ میں مسندِ تدریس پر متمکن ہوئے۔ آپ کی زندگی کا یہ پہلو قابل اظہار تھا کہ جب مفتی دیارِ سعودیہ اور قاضی القضاۃ شیخ محمد ابن ابراہیم کی جانب سے آپ کو عہدۂ قضا کی پیش کش کی گئی تو انہوں نے اِسے قبول کرنے سے انکار کردیا۔ اس کے بعد شیخ محمد بن ابراہیم نے شیخ کو 'احساء کورٹس' کا چیف بنانے کا فیصلہ صادر کیا لیکن شیخ نے اس فیصلہ کو بھی تسلیم نہ کیا اور اپنے حکیمانہ انداز سے شیخ محمد بن اِبراہیم کو اپنے اصرار سے دستبردار ہونے پر مطمئن کردیا۔

شیخ کی نابغہ روزگار شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ بیسیوں رسائل کے مصنف اور بلند پایہ مدرّس تھے۔ سب سے پہلے شیخ نے جو کتاب تالیف فرمائی وہ علامہ ابن تیمیہؒ کے ایک طویل فتویٰ الحموية جو علامہ ابن تیمیہؒ نے اہل حماۃ کے جواب میں لکھا تھا، کا خلاصہ تھا۔ شیخ کی یہ کتاب ۱۳۸۰ھ میں شائع ہوئی۔ اس کے بعد شیخ درس وتدریس، تصنیف وتالیف اور دعوت وتبلیغ کے میدان میں سرگرم ہوگئے اور زندگی کی آخری سانسوں تک اسی میں مشغول رہے۔ علومِ شرعیہ میں معمولی دلچسپی رکھنے والے اس بات پر متفق ہوں گے کہ شیخ مرحوم نے نہ صرف سعودی عرب بلکہ پورے عالم اسلام میں علومِ شرعیہ کے مختلف میدانوں میں اپنی انتھک، متنوع اور پیہم کاوشوں سے علمی تحریک کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ کی وہ کیسٹیں جن پر عقائد وتوحید، فقہ واُصول کی بحثوں اور صرف ونحو کے قواعد کی شروح ریکارڈ ہیں، ان کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ اگر ان کو ایک عظیم لائبریری کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا۔

اس کیسٹوں کی لائبریری سے بے شمار کتب، کتابی شکل میں آئیں جن میں سے ایک مذہب امام احمد بن حنبل کے متن کی مکمل شرح ہے۔ اس کے علاوہ ایک کتاب زاد المستقنع ہے جو اس وقت سے متواتر شائع ہورہی ہے۔ اسی طرح چند جلدوں میں ریاض الصالحین کی شرح شائع ہوئی اور اس کے علاوہ بے شمار شروحات ہیں جو تمام کی تمام ان کیسٹوں سے مرتب کی گئی ہیں۔ یہاں یہ بات نوٹ رہنی چاہئے کہ علماءِ نجد کے ہاں سوائے چیدہ چیدہ علماء کے باقاعدہ کتابیں لکھنے کا رواج نہیں تھا۔ آپ کی وہ کتب اس کے علاوہ ہیں جو آپ کے شاگردوں نے آپ کی رضامندی سے آپ کی کیسٹوں سے ازخود جمع ومرتب کیں۔ آپ نے چالیس سے زائد کتابیں تالیف کیں۔ اس طرح آپ کے فتاویٰ کئی جلدوں میں جمع کئے جاچکے ہیں۔ جناب فہد سلیمان نے آپ کے فتاویٰ ۱۴ سے زائد جلدوں میں مرتب کئے ہیں جو دار الثریا کی جانب سے شائع بھی ہوچکے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے ان کو علمی بصیرت اور تفقہ میں اتنا اونچا مقام عطا فرمایا تھا کہ بڑے بڑے علماء اس کے معترف تھے۔ اس کی وجہ وہ خصوصیات تھیں جو بہت کم لوگوں کو ودیعت ہوتی ہیں۔ ان کی پہلی خوبی یہ ہے کہ ان کی تالیفات حسن ترتیب کا مرقع ہیں۔ عبارت نہایت شاندار اور مربوط ہے۔ شیخ ہمیشہ مسئلہ کے تمام پہلوؤں کو اس طرح کھول کر بیان کرتے کہ طلباء کے سامنے ہر مسئلہ نکھر کر سامنے آجاتا۔

آپ کی دوسری خوبی یہ تھی کہ آپ کا طرزِ تدریس منفرد قسم کا تھا۔ آپ صرف لیکچر دینے پر اکتفا نہیں کرتے تھے جیسا کہ بعض اساتذہ کا معمول ہوتا ہے بلکہ آپ لیکچر کے دوران طلباء سے سوال و جواب کرتے۔ طلباء سے تبادلہ دلائل کرتے۔ حلقہ درس کے آخر میں بیٹھے ہوئے طالبِ علم کو براہِ راست سوال سے اچانک متوجہ کرتے اور اس طرح سامعین کو ذہنی طور پر اپنی طرف متوجہ رکھتے اور یہ طریقہ تعلیم آج کی دینی تعلیم میں خال خال ہی ملتا ہے۔ خاص طور پر نجد کے طرزِ تعلیم میں، مباحثہ اور سوال و جواب کا معمول نہیں ہے۔ لیکن شیخ ابن عثیمین اور ان کے استادِ مکرم شیخ سعدی مروّجہ طریقہ تعلیم کے مخالف تھے۔ آپ کے حلقہ درس کا فیضان بہت وسیع ہوتا تھا۔ ان کے گرد تشنگانِ علم کا ہجوم ائمہ محدثین کے دور کی یاد زندہ کیا کرتا تھا۔ ان کے علم کے بحرِ ذخار سے بہت سے تشنگانِ علم نے اپنی پیاس بجھائی۔

شیخ نے شاہ خالد مرحوم کے خرچ پر جامع عنیزہ کے قریب طلباء کے لئے ایک ہوسٹل قائم کیا تھا جہاں سعودی عرب کے دور دراز علاقوں سے حتیٰ کہ دیگر ممالک سے بھی طلباء کشاں کشاں اپنی علمی پیاس بجھانے چلے آتے۔

شیخ کی ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ تقلید شخصی کے مخالف تھے۔ کبھی کسی خاص مسلک و مکتب فکر سے جامدانہ وابستگی کا اظہار نہیں کیا۔ آپ علامہ ابن تیمیہ سے خاص طور پر متاثر تھے چنانچہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے بے شمار اِجتہادات کو اختیار کیا یا انؒ کے اجتہادات کو بنیاد بنایا۔

شاہ فیصل عالمی ایوارڈ

شیخ کی ان علمی کاوشوں کی وجہ سے انہیں شاہ فیصل عالمی ایوارڈ کا مستحق قرار دیا گیا۔ ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء میں کمیٹی نے انہیں خدمت ِاسلام کے صلے میں شاہ فیصل ایوارڈ سے نوازا۔ جن خصائل حمیدہ کی بنا پر آپ کو اس ایوارڈ کا اہل قرار دیا گیا، کمیٹی نے ان کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

۱۔ شیخ ان گونا گوں فضائل و کمالات سے آراستہ ہیں جو واقعی علماءِ حق کا خاصا ہوتے ہیں۔ زہد و ورع، حق گوئی، راست بازی، مسلم اُمہ کی مصالح کے لئے جدوجہد اور عام و خاص کے لئے خیر خواہی کا جذبہ آپ کے امتیازی اَوصاف ہیں۔

۲۔ بے شمار لوگوں نے آپ کی تدریس، تصنیف و تالیف اور فتوؤں سے علمی فائدہ اُٹھایا۔

۳۔ مملکت ِسعودی عرب کے مختلف علاقوں

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آپ نے نہایت نفع رساں لیکچرز دیئے۔

۴۔ آپ نے بڑی بڑی اسلامی کانفرنسوں میں مؤثر شرکت کی اور وہاں اپنے علم سے فیض پہنچایا۔

۵۔ آپ نے ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ کے اُسلوب پر دعوت الیٰ اللہ کا فریضہ سرانجام دیا اور سلف صالحین کے منہج کی ایک زندہ مثال پیش کی۔

شیخ کی زندگی کا ایک عجیب واقعہ

دو سال قبل ریڈیو کے ایک مشہور پروگرام ''نور علی الدرب'' پر شیخ ابن عثیمینؒ براہِ راست گفتگو کررہے تھے۔ سامعین میں سے ایک عورت نے ان سے فون پر رابطہ کیا اور کہا کہ شیخ میں نے ایک عجیب وغریب خواب دیکھا ہے، میں آپ سے اس کی تعبیر چاہتی ہوں۔ شیخ نے فرمایا کہ یہ پروگرام فقہی مسائل کے لئے مخصوص ہے۔ ویسے بھی مجھے خوابوں کی تعبیر کے متعلق کوئی زیادہ علم نہیں ہے۔ لیکن عورت نے اصرار کیا کہ شیخ ضرور خواب کی تعبیر بتائیں۔ آپ نے فرمایا: چلئے، بتایئے کیا خواب ہے؟ تو عورت نے خواب بیان کرنا شروع کیا کہ میں نے ایک آدمی دیکھا جس سے میں واقف ہوں کہ وہ برہنہ حالت میں خانۂ کعبہ کا طواف کررہا ہے۔ شیخ نے فرمایا:

> ''خوش ہوجایئے، یہ خواب اس آدمی کے صالح اور اللہ کے بہت قریب ہونے کی دلیل ہے اور اس کا برہنہ ہونا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ نے اس کے گناہ معاف کردیئے ہیں جیسا کہ آپ ﷺ نے اس شخص کے متعلق فرمایا، جس کے گناہ معاف کردیئے جائیں کہ وہ ایسے ہوجاتا ہے جیسے اس نے ابھی ماں کے پیٹ سے جنم لیا۔ میری مسلمان بہن! یہ شخص خیر عظیم کا حامل اور اللہ کے بہت زیادہ قریب ہے''

تو اس عورت نے کہا: یا شیخ! کیا آپ کو معلوم ہے کہ جس شخص کو میں نے خانۂ کعبہ کا طواف برہنہ حالت میں کرتے ہوئے دیکھا ہے، وہ آپ ہی ہیں۔ یہ سن کر شیخ کی آواز بھرا گئی اور آپ کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے اور اس دن آپ پروگرام مکمل نہ کرسکے۔

آپؒ کی اصابتِ رائے

علمی اور دعوتی سرگرمیوں کے دوران شیخ مختلف مسائل کے متعلق اپنی آراء کا اظہار کرتے تھے۔ برائی کو روکنے کا طریقہ کیا ہونا چاہئے؟ اس کے متعلق شیخ اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں

> ''سختی اور تشدد سے اِصلاح ممکن نہیں ہے۔ اس سے سوائے شر کے کچھ حاصل نہیں ہوتا لہٰذا سختی کسی صورت روا نہیں کیونکہ دعوت وتبلیغ میں حکمت سے کام لینے کا حکم دیا گیا ہے۔ سختی اور تشدد مثلاً سزائیں دینا یا قید کرنا حکمرانوں کا کام ہے۔ عامۃ الناس کے لئے بس اتنا کافی ہے کہ وہ حق کو کھول

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر بیان کردیں اور برائی کی بھرپور مذمت کریں۔

حکمرانوں کے لئے ضروری ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو، برائی کے آگے بند باندھیں کیونکہ وہی اس کے ذمہ دار ہیں۔ اگر کوئی عام آدمی برائی کو اپنے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کرے گا تو اس برائی سے بھی بڑا فتنہ کھڑا ہوجائے گا لہٰذا اس معاملہ میں حکمت سے کام لینا ضروری ہے۔ آپ اپنے گھر میں تو برائی کو اپنے ہاتھ سے روک سکتے ہیں کیونکہ آپ اپنے گھر کے نگران ہیں لیکن بازار میں برائی کو ہاتھ سے روکنے کا نتیجہ اس برائی سے زیادہ شدید بھی نکل سکتا ہے۔''

آپ نے اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے کبھی سختی کے استعمال کو تسلیم نہیں کیا اور اللہ کے اس قول پر اپنے استدلال کی بنیاد رکھی:

﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ﴾

''(اے پیغمبرؐ!) اپنے پروردگار کی راہ کی طرف لوگوں کو بلاؤ اور نہایت حکمت اور اچھے طریقے سے پند و نصیحت کرو اور مخالفوں سے بحث و نزاع کرو تو وہ بھی احسن طریقہ کے ساتھ''

انتہا پسندی کو ماپنے کے لئے لوگوں کے ذوق کو معیار قرار نہیں دیا جاسکتا!

اسلام میں انتہا پسندی کے متعلق شیخ نے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا

''اکثر لوگ دین میں زہد اور دنیا سے کنارہ کشی کے ضمن میں انتہا پسندی کا شکار ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ لوگ ہر معاملہ میں خواہ وہ دینی ہو یا دنیاوی، بالکل آزاد ہوں اور ان کا نظریہ ہے کہ ہر انسان کو اپنے ہر قول و فعل میں آزاد ہونا چاہئے۔ ایسے لوگ یقیناً بدترین انتہا پسند ہیں۔ یہاں ایسے لوگ بھی ہیں جو دین میں انتہائی غلو کرتے ہیں اور اس غلو میں حد سے تجاوز کرتے اور صراطِ مستقیم سے ہٹ جاتے ہیں۔ لیکن اللہ کا دین اِفراط و تفریط سے مبرا ہے اور غلو اور دین سے مادر پدر آزادی کے درمیان ایک معتدل راستہ ہے۔ اس لئے لوگوں کے ذوق سے انتہا پسندی کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ اگر ہم لوگوں کے ذوق کو معیار قرار دیں تو لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے جو دین پر مضبوطی سے کاربند ہونے کو بھی انتہا پسندی قرار دیں گے لہٰذا انتہا پسندی کو جانچنے کا معیار اگر کوئی چیز ہوسکتی ہے تو وہ کتاب اللہ ہے یا سنت رسول اللہ ﷺ!''۔

شیخ ابن عثیمین کی اہم اور مشہور تصانیف

شیخ نے مختلف کتب کے متون کی شروحات پر مبنی متعدد کتب تالیف فرمائیں۔ اس کے مختلف مسائل پر رسائل اور کتابچے لکھے۔ متنوع علوم و فنون پر مشتمل یہ کتب آپ کے بلند مرتبے اور علمی رسوخ پر دلالت کرتی ہیں۔ ہم مختلف موضوعات کے لحاظ سے آپ کی مشہور کتب کی فہرست پیش کرتے ہیں:

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر اور اُصولِ تفسیر

- أصول في التفسير
- تفسير آية الكرسي

ایمان وعقائد

- شرح لمعة الاعتقاد الهادى إلى سبيل الرشاد لابن قدامة
- القواعد المثلي فى صفات الله وأسمائه الحسنىٰ: بیروت، عالم الکتب، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء
- فتح الرب البرية فى تلخيص الحموية (یہ کتاب ابن تیمیہؒ کے اہل حماۃ کے اعتراضات کے جوابات کا خلاصہ ہے)
- عقيده أهل السنة والجماعة: مدینہ منورۃ، دارابن قیم، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء
- نبذ فى العقيده الاسلامية
- شرح العقيدة الواسطية لشيخ الاسلام ابن تيمية

فقہ واصولِ فقہ

- الخلاف بين العلماء، أسبابه وموقفنا منه: (علماء کے مابین پائے جانے والے اختلافات کے اَسباب اور اس بارے میں ہمارا موقف) بیروت: المكتب الاسلامي، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء
- الأصول فى علم الأصول (اصولِ فقہ کے اُصول): (طبع سوم) بیروت، مؤسّسۃ الرسالہ: ۱۴۰۶ھ، ۱۹۸۶ء
- الزواج في الشريعة الاسلامية: الریاض، جامعہ الامام، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء
- الدماء الطبعية للنساء (حیض کے مسائل)
- عقد النساء وآثاره
- تسهيل الفرائض: بیروت، مؤسّسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء، طبع چہارم (وراثت کے احکام کے متعلق عام فہم کتاب ہے)
- رسالة فى حكم تارك الصلاة (اسلام میں بے نماز کا حکم)
- رسالة فى الوضوء والغسل والصلاة (وضوء، غسل اور نماز کے مسائل)
- رسالة فى الطهارة والصلاة لأهل الأعذار (اہل عذر کے لئے طہارت اور نماز کے احکام)
- رسالة فى مواقيت الصلاة (نماز کے اوقات)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- نبذ فی الصیام (روزوں کے مسائل)
- کیف تؤدی مناسك الحج والعمرة (مناسک حج اور عمرہ کے اَدا کرنے کا طریقہ)
- رسالة فی أقسام المداینة (باہمی لین دین کی اقسام)
- رسالة فی أحکام الأضحیة والزکاة (قربانی اور زکوٰۃ کے مسائل)
- رسالة الحجاب (پردہ کے مسائل)

پند و نصائح اور دعوت وتبلیغ کے متعلق کتب

- الصحوة الاسلامية ، ضوابط وتوجیهات (طبع سوم) ریاض: دارالعاسم، ۱۹۹۵ء
- الضیاء اللامع فی الخطب الجوامع ، ۲ جلد (اسلامی خطبات پر مشتمل ہے)
- رسالة فی الدعوة إلی الله
- من مشکلات الشباب (نوجوانوں کے مسائل پر ایک اہم کتاب)
- حقوق دعت إلیها الفطرة وقررتها الشریعة (طبع سوم) مدینہ منورہ، جامعہ اسلامیہ، ۱۳۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔ (محدث کے اس شمارہ میں اسی کتابچہ کا اُردو ترجمہ شامل اشاعت ہے)
- فتووں کا مجموعہ: جن کی اب تک ۱۴ جلدیں شائع ہوچکی ہیں۔
- سونے کے زیورات جائز ہونے پر ایک کتابچہ

اس کے علاوہ بے شمار کیسٹیں ہیں جو علمی دروس، مختلف کتابوں کے متون کی شروحات، علمی محاضرات اور پروگرام نور علی الدرب کے سوالات وجوابات اور فتاوی وغیرہ پر مشتمل ہیں ۔آپ کی علمی اور دینی سرگرمیاں مذکورہ خدمات تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ اکثر آپ علمی مجالس اور اسلامی کانفرنسوں میں شرکت فرما کر علمی لیکچر بھی دیا کرتے تھے۔ بلکہ کچھ عرصہ سے پاکستان اور دنیا کے مختلف خطوں میں لاکھوں کے اجتماعات میں ہر سال ان کے ٹیلی فونک خطاب بھی ہوتے تھے۔

واقعتاً آپ ایسے مخلص، پرہیزگار، شب زندہ دار اور نمونۂ اَسلاف شخصیت کے چلے جانے سے عالم اسلام میں پر نہ ہونے والا خلا پیدا ہوگیا ہے۔فرمانِ الٰہی ہے :

﴿مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوْا اللّٰهَ عَلَیْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضیٰ نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ یَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا﴾ ''اہل ایمان میں سے وہ بندے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کردکھایا، سوان میں سے بعض تو اپنی باری پوری کرچکے اور بعض منتظر ہیں''

یقیناً علماء کا وجود اُمت کے لئے باعث ِرحمت ہے۔ جب علماء اُٹھ جاتے ہیں تو علم اُٹھ جاتا ہے اور جس قوم سے علم ختم ہوجائے ، پھر فتنے اس قوم پر یلغار کرتے ہیں اور مصیبتوں کے دروازے اس قوم کے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے کھل جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شیخ محمد صالح عثیمین کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور انہیں انبیاء وشہداء اور صدیقین وصالحین کا ساتھ نصیب فرمائے۔ آمین!

شیخ کی وفات

شیخ اپنی وفات سے چند ماہ قبل جگر کے کینسر میں مبتلا ہوئے اور وہی آپ کے لئے جان لیوا ثابت ہوا۔ آپ نے اپنی بیماری کو گناہوں کی بخشش کا ذریعہ سمجھ کر نہایت صبر وضبط کے ساتھ برداشت کیا۔ اس دوران درس وتدریس اور محاضرات کے سلسلے برابر جاری رہے۔ ریڈیو پروگرام نور علی الدرب میں آپ برابر لیکچرز اور سامعین کے سوالوں کا جواب دیتے رہے۔ جب آپ کو چیک اَپ کے لئے امریکہ بھیجا گیا تو وہاں بھی آپ نے لیکچرز کا سلسلہ منقطع نہ کیا۔ بیماری کے علاج کے دوران شیخ کا ورع وتقویٰ ملاحظہ فرمائیے کہ کینسر کے علاج کے سلسلہ میں جب فزیوتھراپی (بجلی کا علاج) تجویز کیا گیا تو شیخ نے صرف اس لئے اس علاج سے انکار کر دیا کہ کہ اس سے ان کی داڑھی کے بال گر جائیں گے۔ اور کہا کہ ''میں اپنے اللہ سے اس حالت میں نہیں ملنا چاہتا کہ میرے چہرے پر سنتِ رسول نہ ہو'' ......لہٰذا امریکہ سے بغیر علاج واپس چلے آئے۔

رمضان میں بعد نمازِ تراویح بیت اللہ میں علمی درس دینا آپ کا سالہا سال سے معمول تھا جسے اس سال بھی باوجود شدید تکلیف کے ترک نہ کیا۔ اس کے بعد مرض بہت شدت اختیار کر گیا۔ (اللہ تعالیٰ اس بیماری کو ان کے گناہوں کا کفارہ بنائے اور ان سے درگزر فرمائے)

آخر وہ دن آ گیا جس سے کسی کو مفر نہیں اور عالم اسلام کا نامور عالم دین جدہ میں بروز بدھ ۱۵؍شوال ۱۴۲۱ھ دارِ آخرت کی طرف کوچ کر گیا۔ حکومت سعودی عرب کی طرف سے آپ کی وفات کا اعلان کیا گیا۔ آپ کو مکہ مکرمہ کے قبرستان معلّی میں ان کے شیخ علامہ ابن بازؒ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ جنازہ میں شرکت کرنے والوں کا ایک جم غفیر تھا۔ اس کے علاوہ امیر نائف بن عبدالعزیز، صوبہ قصیم کے گورنر جناب شہزادہ فیصل بنبندر بن عبدالعزیز، جدہ کے گورنر جناب مشعل بن ماجد بن عبدالعزیز اور علماءِ عظام کی کثیر تعداد کے علاوہ ھیئۃ کبار العلماء (سینئر علما بورڈ) کے اَراکین اور طلباء کی کثیر تعداد آپ کے جنازہ میں شریک ہوئی۔

آپ کی وفات کی خبر پل بھر میں اقصائے عالم میں پھیل گئی جس سے عوام وخواص میں دکھ واَلم کی لہر دوڑ گئی۔ دنیا بھر میں آپ کی تدفین سے اگلے روز جمعہ کی نماز کے بعد غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ سعودی عرب کی تمام مساجد میں بھی اس نماز جنازہ کا اہتمام کیا گیا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہور میں مجلس التحقیق الاسلامی کے ذمہ داران کو سعودی عرب سے فون پر جونہی یہ اطلاع موصول ہوئی، ملک کے معروف علماء کو اس افسوسناک خبر سے مطلع کیا گیا۔ ملک کے اخبارات وجرائد میں اس خبر کی اشاعت کے لئے تمام نشریاتی اداروں کو پریس ریلیز فیکس کئے گئے۔ جن میں سعودی سفارتخانہ سے بھجوائے جانے والے عربی اخبارات کے تراشوں سے استفادہ بھی کیا گیا۔ لاہور میں نمازِ جنازہ کا سب سے بڑا اجتماع جامعہ لاہور الاسلامیہ میں ہوا جہاں حافظ عبد الرحمٰن مدنی نے خطبہ جمعہ کے بعد بہت بڑے مجمع کے سامنے شیخ کے فضائل بیان کرنے کے بعد غائبانہ جنازہ پڑھایا۔

شیخ کی وصیت

شیخ مرحوم نے مسلمان حکام اور رعایا کو قرآن مجید میں غور وخوض کرنے اور اس کی تفسیر کو سیکھنے کے علاوہ دین اسلام کو چہار سوئے عالم پھیلا دینے کی وصیت کی۔ اسی طرح انہوں نے حکمرانوں کی اطاعت اور باہمی تالیفِ قلبی کی وصیت کی کہ حاکم اور رعایا کے درمیان دلی اور ذہنی ہم آہنگی نہایت ضروری ہے۔ شیخ کی یہ وصیت سعودی وزراء اور حکمرانوں کے لئے تھی۔

شیخ کے متعلق معاصر علماء کے تعریفی کلمات

اگرچہ شیخ کی شخصیت کسی شخص کے تزکیہ وتعارف کی محتاج نہیں ہے لیکن پھر بھی بعض معروف اہل علم کے ثنائیہ کلمات پیش خدمت ہیں۔ سعودی عرب کے مفتی سماحة الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آلِ شیخ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں:

عالم فاضل ذوعلم و فضل وتواضع و أخلاق عالية

''شیخ ابن عثیمین علم وفضل کے حامل، نہایت متواضع اور اخلاق عالیہ سے متصف تھے''

وہ مزید فرماتے ہیں:

''ہمیں 'سینئر علماء بورڈ' میں آپ سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ آپ علم وفضل اور علمی مسائل میں گہرے غور وخوض کے حامل شخص تھے۔ صحیح بات معلوم ہوجانے کے بعد کبھی اپنی رائے پر اصرار نہ کرتے۔ جب آپ کے سامنے اہل علم کی بات واضح ہوجاتی تو حق کی طرف لوٹنے میں معمولی تاخیر نہ کرتے۔ اللہ آپ کو معاف فرمائے، جب اپنے موقف کے خلاف کوئی دلیل آجاتی تو اس پر تعصب کا قطعاً مظاہرہ نہ کرتے''

ہمیں چاہئے کہ اس فقید المثال عالم کی پاکیزہ سیرت سے فائدہ اُٹھائیں۔ اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ ہم اپنے تمام اَعمال میں خلوص پیدا کریں۔ خاص طور پر طلبِ علم میں خلوص نیت کا ہونا نہایت ضروری ہے اور علم بھی وہ جو کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی صحیح سنت کے چشمے سے پھوٹنے والا ہو۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ نمونۂ سلف علامہ الشیخ محمد بن صالح العثیمین پر رحم فرمائے اور مسلمانوں کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ انہیں جنت کے وسیع باغوں میں جگہ دے، ان کے درجات بلند فرمائے او رانہیں روزِ قیامت انبیاء، شہداء اور صدیقین کے ساتھ اُٹھائے۔ دیگر علماءِ کرام کی حفاظت فرمائے، انہیں راہ راست پر قائم رکھے اور مسلمانوں کو ان کا احترام اوران سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے!

کویت کی معروف علمی شخصیت، شیخ عبدالرحمن بن عبدالخالق آپ کے بارے میں فرماتے ہیں :

''شیخ ابن عثیمین ایک مربی عالم اور اسلام اور مسلمانوں کے خیر خواہ تھے جنہوں نے اسلام کی تبلیغ کے لئے اپنے علم، قلم، تعلیم اور طرزِعمل اور ادب کو پوری دنیا میں پھیلایا۔ جب میں رُبع صدی قبل یا اس سے بھی پہلے اولین مرتبہ آپ کی کتب اور رسائل کی معرفت آپ کی شخصیت سے واقف ہوا تو مجھے ان کتب میں ایک متقی، زاہد، محقق اور معلم انسان کی تصویر نظر آئی اور جب آپ مجھ سے واقف ہوئے تو جو کوئی بھی آپ سے ملاقات کرنے جاتا تو اسے میرے لئے سلام کہتے۔

لیکن جب میں آپ سے ملا تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ آپ تو تواضع و انکساری، اَخلاقِ عالیہ، دنیا سے بے رغبتی، دین اسلام سے محبت اور تمام مسلمانوں کے لئے خیر خواہی، اسلام میں پیدا کئے جانے والے رخنوں کو بند کرنے اور پوری دنیا میں مسلمانوں کے معاملات سے دلچسپی رکھنے کے اعتبار سے سلف صالحین کی مثال ہیں۔ اور جب میری آپ سے مجلس ہوئی اور میں نے آپ کو قریب سے دیکھا تو مجھے آپ ایک خدا طلب اور آخرت پرست انسان نظر آئے جن کے ہاں دنیا کسی شمار میں نہیں تھی مگر اتنی کہ آپ اس سے گزر کر دارِ آخرت کو سدھار گئے۔

آپ نے پچاس سال سے زائد عرصہ تک تعلیم وتعلّم کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا۔ دین واسلام کی نشرواشاعت اور اس کے مطابق عمل کا فریضہ انجام دیا۔ آپ ایک مربی اور باعمل عالم تھے۔ آپ نے ہر جگہ اپنے علم وعمل کے پودے لگائے اور سب سے بہترین فصل ارض چیچنیا سے کاٹی جو آپ نے یورپ میں امریکیوں کے خلاف بوئی تھی۔ ہر علاقے اور ہر ملک میں آپ کے لگائے ہوئے تر وتازہ پھول بلکہ طول طویل پودے موجود ہیں جو ہر وقت اللہ کے حکم سے اپنا پھل دے رہے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہے عنایت کردے!!

ہمارے شیخ اور متبحر عالم اپنے بھائیوں اور ساتھیوں کے پیچھے چلے گئے کہ اگر ان میں سے کسی ایک کا ذکر آتا تو سب کا تذکرہ ہوتا اور یوں کہا جاتا: ابن باز، ابن عثیمین اور علامہ البانی۔ آج جب ہم اپنے دائیں بائیں دیکھتے ہیں اور مشرق ومغرب میں اپنی نگاہ دوڑاتے ہیں تو ہماری نگاہ تھک کر نامراد پلٹ آتی ہے۔ عالم اسلام پر ایک آنسو تھا جو میں دنیا کے آخری مصلح کے چلے جانے کے بعد بہارہا ہوں۔'' ☆☆

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ